زکوٰۃ کے نصاب میں پیسے اور سونا تھا، پھر پیسے ختم ہو گئے تو نصاب ختم ہونے کا حکم ہو گا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کے پاس دو تولے سونا تھا، پھر کچھ اضافی رقم بھی مل گئی، جس کی وجہ سے یہ شخص صاحبِ نصاب ہو گیا، لیکن تقریباً سات ماہ کے بعد اس نے وہ رقم کسی ضرورت میں خرچ کرلی اور اس کے پاس دو تولہ سونے کے سوا کوئی مالِ زکوۃ باقی نہ رہا۔ اس واقعے کے تقریباً ایک ماہ بعد اس کے پاس دوبارہ سے کچھ رقم جمع ہو گئی، جو کہ اس کی حاجتِ اصلیہ سے زائد تھی اور وہ رقم ابھی تک موجود ہے، جس کو ملے ہوئے ابھی تقریباً چار ماہ ہونے والے ہیں، جبکہ پہلی مرتبہ جب اضافی رقم جمع ہوئی تھی، اس کو اب سال مکمل ہونے والا ہے، تو اس حوالے سے رہنمائی فرما دیں کہ اس پر زکوۃ کی ادائیگی کب لازم ہو گی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں صاحب نصاب ہونے کے وقت سے ایک سال مکمل ہونے پر بھی، اگر وہ شخص صاحبِ نصاب ہو، تو سال مکمل ہوتے ہی اس پر زکوۃ ادا کرنا فوری طور پر لازم اور اس میں تاخیر کرنا شرعاً ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ اصول یہ ہے کہ دورانِ سال، مالِ زکوۃ کے نصاب سے کم ہو جانے سے زکوۃ کے سال کا حساب ساقط نہیں ہوتا، بلکہ اسی حساب سے سال پورا ہونے پر صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں زکوۃ دینا لازم ہوتا ہے، البتہ اگر مالِ زکوۃ مکمل طور پر ختم ہو جائے اور اس میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے، تو اس صورت میں اس سال کا اعتبار ساقط ہو جائے گا اور دوبارہ صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں نیا سال شمار ہو گا۔

صاحبِ نصاب ہونے کے بعد، دورانِ سال اموالِ زکوۃ کے نصاب سے کم ہو جانے کے متعلق علامہ مَرغینانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 593ھ/1196ء) لکھتے ہیں: ”وإذا كان النصاب كاملا في طرفي الحول فنقصانه فيما بين ذلك لا يسقط الزكاة لأنه يشق اعتبار الكمال في أثنائه أما لا بد منه في ابتدائه للانعقاد وتحقق الغنى وفي انتهائه للوجوب ولا كذلك فيما بين ذلك لأنه حالة البقاء بخلاف ما لو هلك الكل حيث يبطل حكم الحول ولا تجب الزكاة لانعدام النصاب في الجملة“ ترجمہ: اور اگر سال کے آغاز اور اختتام پر نصاب مکمل ہو، تو درمیان میں اس کا کم ہونا زکوٰۃ کو ساقط نہیں کرے گا کیونکہ پورے سال میں ہر وقت نصاب کا مکمل ہونا مشقت کا باعث ہے۔ بہر حال سال کے آغاز میں زکوۃ کے منعقد ہونے کیلئے اور مالک نصاب ہونے کے لئے ضروری ہے اور سال کے اختتام پر زکوۃ کے واجب ہونے کیلئے نصاب کا ہونا ضروری ہے اور درمیان میں ایسا کچھ نہیں کیونکہ وہ باقی

رہنے کی حالت ہے، برخلاف اس کے کہ اگر تمام مال ہلاک ہو جائے تو سال کا حکم ختم ہو جاتا ہے، اور نصاب کے مکمل طور پر ختم ہونے کے باعث زکوٰۃ واجب نہیں رہتی۔ (الھدایۃ، جلد2، صفحہ267، دارالفکر، بیروت)

سال مکمل ہونے کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر کے متعلق امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحمۃُ اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: اگر سال گزر گیا اور زکوٰۃ واجب الادا ہو چکی تو اب۔۔۔ فوراً تمام و کمال زر واجب الادا، ادا کرے کہ مذہب صحیح و معتمد و مفتی بہ پر ادائے زکوٰۃ کا وجوب فوری ہے جس میں تاخیر باعث گناہ ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ80، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9582

تاریخ اجراء: 04جمادی الاولی1447ھ/27اکتوبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net